سرکاری رپورٹ

سولہواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

(۱) اجلاس منعقدہ ۲۸ اپریل ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۱ محرم الحرام ۱۴۲۰ ہجری

(۲) اجلاس منعقدہ ۲۹ اپریل ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۲ محرم الحرام ۱۴۲۰ ہجری

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔	۵
۲	وقفہ سوالات کے جوابات۔	۶
۳	رخصت کی درخواستیں۔	۲۶
۴	تحریک التواء نمبر ۲ (منجانب عبدالرحیم مندوخیل)۔	۲۷
۵	مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء۔	۴۰
۶	تحریک التواء پر عام بحث (سنجدی کان میں حادثہ)۔	۴۱
	دوسرا اجلاس	
	جمعرات مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۹۹ء مطابق ۱۲ محرم الحرام کی کارروائی	
۱۔	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک وترجمہ	۵۵

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا سولہواں اجلاس مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۱ محرم الحرام ۱۴۲۰ ہجری بروز بدھ بوقت صبح ۱۱ بجکر ۳۰ منٹ پر (قبل ظہر) زیر صدارت مولانا نصیب اللہ جناب ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ ہ اُولٰئِكَ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِیْنَ فِیْهَا جَزَآءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ہ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

ترجمہ :۔ بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہی ہے۔ اور ہم اسی کے بندے ہیں۔ اور پھر وہ اس پر مستقیم رہے۔ تو انہیں کوئی خوف و خطر نہیں۔ اور نہ ان کو رنج و غم ہوگا ۔ وہ سب جنتی ہیں۔ اپنے اعمال کے بدلہ میں۔ وہ جنت ہی میں ہمیشہ رہیں گے۔

جناب اسپیکر : جزاک اللہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وقفہ سوالات۔ اگلا سوال نمبر ۵۶۶۔

X۵۶۶ سردار سترام سنگھ ڈومکی (بتوسط عبدالرحیم خان مندوخیل):

کیا وزیر سماجی بہبود از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۹۸۔۱۹۹۷ء کے دوران کمیونٹی سینٹرز (بلڈنگ) کے لئے تین کروڑ روپے کا بجٹ مختص کیا گیا تھا؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مندرجہ بالا سینٹرز کہاں کہاں واقع ہیں ضلع وار تفصیل دی جائے۔

مولانا امیر زمان (برائے وزیر سماجی بہبود):

سال ۹۸۔۱۹۹۷ء کے دوران کمیونٹی سینٹرز (بلڈنگ) کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔

مولانا امیر زمان (برائے وزیر سماجی بہبود): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیجئے۔ کوئی ضمنی سوال اگر ہو؟ سوال نمبر ۶۰۱ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب۔

X۶۰۱ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکموں/اداروں کے بشمول وزیر، کن کن آفیسران اور اہلکاران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔ ان آفیسران اور اہلکاران کے نام وعہدہ فراہم کردہ گاڑی رجسٹریشن نمبر بمعہ تاریخ الاٹمنٹ اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال مذکورہ ہر گاڑی کے (POL) مرمت پر آمد اخراجات کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ):

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکموں / اداروں کے بشمول وزیر جن جن آفیسران اور اہلکاروں کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔ ان آفیسران اور اہلکاران کے نام وعہدہ فراہم کردہ گاڑی رجسٹریشن نمبر بمعہ تاریخ الاٹمنٹ اور دیگر ضروری کوائف کی تفصیلی فہرست ضخیم ہے۔ لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیجئے گا۔ ضمنی سوال اگر کوئی ہو۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ کی جو اسپیشل برانچ ہے اس کی موٹر سائیکل زیادہ گم ہوئیں ہیں آپ کوئی وجہ بتا سکتے ہیں؟

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): جی ذرا اگر آپ repeat کردیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اسپیشل برانچ کے لئے جو موٹر سائیکل تھے ان میں سے باقی تمام ڈیپارٹمنٹ میں پولیس میں دوسرے میں اتنے یعنی وہ چوری نہیں ہوئے جتنے کہ اسپیشل برانچ کے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): اسپیشل برانچ کے تو اپنی ڈیوٹی پر ہوتے ہیں وہ۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جی؟

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): چوری نہیں.........

عبدالرحیم خان مندوخیل: اسپیشل برانچ کے موٹر سائیکل.........

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): ذرا اگر اس کی detail اس کی بتائیں گے کون کون سی.........

عبدالرحیم خان مندوخیل: جی ہاں۔ یہ ہے آپ کا اسپیشل برانچ اس کا جو بھی آپ کے پاس وہ ہے اس میں موٹر یعنی آئیٹم نمبر ۳، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۲۶، ۳۴، ۵۵، ۶۰، ۷۴۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ وہ موٹر سائیکلیں ہیں جو خود اسپیشل برانچ والوں کے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اسپیشل برانچ والوں کے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ چوری ہو گئے ہیں؟

عبدالرحیم خان مندوخیل: وہ چوری ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تو آپ وجہ بتا سکتے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): مجھے سمجھ نہیں آیا ابھی تک؟ میں ڈھونڈ رہا ہوں کہ کون سے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: headings نہیں دیئے ہیں بس اسپیشل برانچ جو ہیڈنگ ہیں

جناب ڈپٹی اسپیکر: ہمارے محافظ اسپیشل برانچ کے جو........... اسپیشل برانچ والوں کی جو موٹر سائیکلیں چوری ہوتی ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

عبدالرحیم خان مندوخیل: ضلع کوئٹہ کے بعد...... جو آپ نے ضلع کوئٹہ کے ڈیٹیلز details دیئے ہیں اس میں........

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): last میں ہے یا start میں ہے؟

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ سمجھیں یہ جو آپ کا "ٹ" ہے۔ Annexure "ٹ" کے کچھ صفحے بعد کوئٹہ ڈسٹرکٹ ہے اور پھر اسپیشل برانچ ہے اور اسپیشل برانچ کے بعد پھر پشین ضلع۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): ہاں وہ اسپیشل برانچ میرے سامنے آ گئی ہے۔ اس میں کیا تھا؟

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ اسپیشل برانچ کی گاڑیاں یا موٹر سائیکل جو ہیں یہ چوری ہوئی ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): اس میں کون سے نمبر پر آپ بتا رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: اسپیشل برانچ والے اپنی موٹر سائیکلوں کی حفاظت نہیں کر سکتے ہیں پوچھنا یہ چاہتے ہیں کہ اس کی کیا وجہ ہے؟

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): وہی میں دیکھ رہا ہوں اس پر تو کوئی ایسا ذکر نہیں

ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہے۔ وہاں جب صفحہ پہ دیکھیں گے stolen ۔ یہ اصل میں pages انہوں نے نہیں دیئے ہیں البتہ انہوں نے ایسے ضلعے یا برانچ شعبہ اس کا دیا ہے شعبے کے لحاظ سے اسپیشل برانچ کا اپنا ضلع کوئٹہ کے بعد۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): وہ تو اسپیشل برانچ کی میرے سامنے آ گیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہاں اب آپ اس کو دیکھیں نمبر جو ہیں اسپیشل برانچ کے باقاعدہ نمبر ۳، نمبر ۱۷، اسپیشل برانچ کے وہ ہیں کار، پک اپ، جیپ، ویز، ٹرکس، موٹر سائیکلز، موٹر سائیکل جو ہیڈنگ ہے اس کا بس اس کے دوسرے page پر نمبر ۳، نمبر ۱۷، نمبر ۱۸، نمبر ۱۹..........

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): جی ہاں اس کا ذکر ہے ادھر ڈیٹیل detail دیا ہوا ہے آگے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں وجوہات..........

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): یہ وہ ویہکلز ہیں جو اسپیشل برانچ کے چوری ہو گئے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہاں میں وہی پوچھ رہا ہوں کہ اس کی وجوہات؟

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): اسپیشل برانچ والی بھی سادہ کپڑوں میں ہوتے ہیں پھرتے ہیں اس طرح ان سے definatly لوگ سمجھ کر لے جاتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تو وہ ان کی بھی یہ موٹر سائیکلز ہیں اور کافی تعداد میں تمام برانچز کے ہیں لیکن بالخصوص اسپیشل برانچ کے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): اسپیشل برانچ کی یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ وہ سادہ وردی میں ہوتے ہیں وہ لوگ پہچان نہیں سکتے کہ پولیس والے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یعنی اس کی آپ کے پاس explaination نہیں ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): explainations تو وہ ڈیٹیلز details ہم نے دیے ہوئے ہیں جو جس فیکٹس میں ہیں یعنی مختلف اوقات میں ہوئے ہیں تو......

عبدالرحیم خان مندوخیل: ڈیٹیلز ہمیں معلوم ہو گیا ہے اصل یہاں explaination مانگا ہے کہ کیا وجوہات تھیں؟

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): Car lifting اور motorcycle lifting ہم نے مانا ہے کہ ادھر کوئٹہ میں ہے۔ اس کو ہم کرب curb کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور پچھلے دنوں کافی کامیابی ہوئی ہے۔ گینگز gangs ہم نے پکڑے ہوئے ہیں اور اسپیشل برانچ کا جیسے اسپیشلی specialy آپ کہتے ہیں کہ دوسرے برانچز کا چوری نہیں ہوا ہے صرف اسپیشل کا۔ اسپیشل کا یہ وجوہات ہو سکتے ہیں کہ وہ سادہ وردی میں ہوتے ہیں تو عام جو چور ہے یا دوسرا ہے اس کو پولیس والا نہیں سمجھتے ہیں پولیس کا اگر وردی میں ہوں تو اس کے پیچھے نہیں جاتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں موٹر سائیکل تو جہاں بھی کھڑا ہے کوئی بھی چور وہاں آ سکتا ہے کسی اور کی موٹر سائیکل بھی لے جا سکتا ہے لیکن اسپیشل برانچ والا کوئی اسپیشل ریلیشنز کوئی اسپیشل تعلقات......

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): (ہنسی ......) اسپیشل تعلقات ...... یہ definately جو آپ کو تفصیل دے دی ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ فیکٹ تو ہمارے سامنے آ گیا لیکن اس کا جو ہے سبب اس کا اسمبلی کو پیش کرنا چاہیے کہ کیا سبب ہے کیا explaination ہے؟

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): اس کی تفصیل میں معلوم کر لوں گا۔ ان پارٹیکولر in paricular اگر آپ ایک اسپیشل برانچ کا جو پوچھ رہے ہیں اس کی تفصیل معلوم کر کے next session میں آپ کو بتا دوں گا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: شکریہ۔

جناب اسپیکر: اگلا سوال۔

X ۶۷۳ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) سال ۱۹۹۷ء سے تاحال صوبہ میں پولیس اور لیویز ایریا میں مختلف نوعیت کے جرائم کی ڈویژن اور ضلع وار ماہانہ و سالانہ پولیس اور لیویز کے دائرہ اختیار کے حدود کی علیحدہ علیحدہ تفصیل کیا ہے؟

(ب) مذکورہ سالوں کے دوران پولیس و لیویز حدود کے مذکورہ جرائم میں نامزد گرفتار اشتہاری قرار دہندہ ملزمان نیز ان جرائم میں ابتدائی تفتیش اور مکمل چالان شدہ مقدمات اور عدالتی کارروائی کی موجودہ مرحلہ کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ):

سوال ہذا میں طلب کردہ معلومات کی تفصیلات انتہائی ضخیم ہے جس سے رواں قلیل مدت میں مہیا کرنا ممکن نہیں۔ تاہم یہ تفصیل قطعی طور پر آئندہ ایک ہفتہ کے اندر دے دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال نمبر ۶۷۳۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسپیکر اس میں ایک اور ضمنی سوال ہے یہ آپ کے سیکریٹری صاحب کی جو گاڑیاں ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ کون سے سوال کے متعلق دریافت فرما رہے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: سوال نمبر ۶۰۱ کا یہ جب ہم کمپیئر کرتے ہیں آپ کے سیکریٹری صاحب کی گاڑی کا خرچہ نمبر ۲ اس کی مرمت کا اور اس کے تیل کا ادھر جب ہم مقابلہ کرتے ہیں چیف منسٹر کے اسکوارڈ کے ساتھ جو پولیس ہے ان کے گاڑی کا خرچہ بہت کم ہے یعنی اگر اس کا موازنہ کیا جائے ایک تو یہی ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): ایک تو آپ نے نمبر ۲ کا پوچھا کہ اس کا خرچہ

زیادہ ہے اس کو آپ کمپیئر کس سے کر رہے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: سیکریٹری صاحب کی گاڑی کا تقریباً اسی قسم کی گاڑی ہے اس کے repairs کا اگر چہ اس کو زیادہ چلنا چاہیے لیکن اس کے پیٹرول کا خرچہ زیادہ ہے کچھ resaion بھی نظر آ رہی ہے لیکن اس کے repair کا خرچہ ۱۵،۹۲۰۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): آپ اس کا کس سے کمپیئر کر رہے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ابھی اس میں pages کا مسئلہ ہے اور آپ کے لئے مشکل ہو گی لیکن اس میں جو گاڑیاں ہیں۔ Statement showing the detail of POL charges and supply and services incurred w.e.f 1.7.97 up to date as required by the Provincial Assembly -یعنی page میں نہیں بتا سکتا ہوں لیکن فلیگ نمبر آپ کو بتا سکتا ہوں وہ ہے ۱۲ نمبر لینڈ کروزر جیپ اس کا خرچہ جو ہے ۱۵،۹۲۰ اور یہ سب ملا کر جو آپ دیکھیں گی جو زیادہ چلی گاڑیاں ہیں اور جنہیں زیادہ مرمت کی ضرورت ہونی چاہیے وہ ۱۵ ہزار یا miximum ۶۰ ہزار روپے ان کا خرچہ ہے repair کا اور یہ گاڑیاں جو سیکریٹریٹ میں استعمال ہوئی ہیں ان کا بظاہر جب ہم دیکھتے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): یہ لینڈ کروزر گاڑی ۱۹۹۰ء ماڈل جو سیکریٹری کے پاس ہے یہ پہلے ہوم منسٹر کے ساتھ ہوتا تھا بعد میں جب سردار اختر صاحب چیف منسٹر بنے تو یہ گاڑی سیکریٹری کو دے دی اور اس وقت سے آج تک وہ سیکریٹری صاحب کی ڈیوٹی میں ہے اس میں خرچے کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ لینڈ کروزر گاڑی بڑی والی اس کی معمولی چیز کے repair پر بھی بہت زیادہ خرچہ آتا ہے دوسری جو چھوٹی گاڑیاں ہیں ان کے repair پر کم خرچہ آتا ہے ایک تو یہ ہے دوسری وہ لینڈ کروزر پرانی ہے۔ ۹ سال چل چکی ہے لینڈ کروزر جو ہماری بڑی والی لینڈ کروزر ہے اس کے ایک فلٹر جو ہے وہ ۵۰۰۰ (پانچ ہزار) یا ۲۰۰۰ (دو ہزار) روپے تک پہنچ جاتا ہے۔ چیف منسٹر کے ساتھ جو پروٹوکول میں چلتی ہے وہ defenitly گھر تک آتی جاتی ہے اور کم چلتی ہے۔ جو لینڈ کروزر

سیکریٹریوں کے ہیں وہ خود بھی چلاتے ہیں اور ان کے بچے بھی چلاتے ہیں دوسرے بھی چلاتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اصل بات یہی ہے کہ ایسے ہی چلاتے ہیں۔ چیف منسٹر کے ساتھ جو گاڑی کی ڈیوٹی ہے وہ ظاہر زیادہ ڈیوٹی دیتی ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): نہیں چیف منسٹر کے ساتھ کم ڈیوٹی ہے وہ صرف گھر سے دفتر تک اور دفتر سے گھر تک آتے ہیں اور ان کے ساتھ جو مین گاڑی ہوتی ہے ان کے خرچے زیادہ ہوتی ہے۔ definately misuse بھی ہوتی ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں میں عرض کر رہا ہوں کہ ان کے repair کا تو زیادہ خرچہ ہونا چاہیے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): نہیں وہ چھوٹی لینڈ کروزر گاڑیاں ہیں اور three door ہے ان کے repair پر کم خرچہ آتا ہے۔ دوسرے جو ہے وہ five door بڑی لینڈ کروزر ہے جو پہلے ہوم منسٹر کے ساتھ ہوتی تھی۔ اس کے POL کا خرچہ بھی زیادہ آتا ہے اور اس کے repair کا بھی خرچہ زیادہ آتا ہے۔ اگر آپ کو اس کی تفصیل چاہیے تو وہ specially منگوا لیں گے۔

عبدالرحیم حان مندوخیل: نہیں تفصیل تو آ گئی ہے ہمارے پاس ٹھیک ہے یہ ہے کہ comparison کمپیریزن ضروری ہے۔ کیونکہ جو خرچہ ہے reasonable نہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): وہ تو میں نے کہہ دیا کہ دو وجوہات ہیں ایک تو یہ ہے کہ گاڑی پرانی ہے اس پر خرچ زیادہ آتا ہے دوسری وہ بڑی لینڈ کروزر ہے اس کے اسپیئر پارٹس اور معمولی سی مرمت پر یعنی اگر ایک شیشہ بھی ٹوٹ جائے تو ایک ایک شیشے پر چار چار، پانچ پانچ ہزار خرچہ آتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: پھر آپ کو ایسی گاڑیاں نہیں خریدنے چاہئے آپ کو اس پر سوچنا چاہیے یعنی آپ گاڑیاں کیوں خرید رہے جن پر زیادہ خرچہ آتا ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): یہ ابھی نہیں خریدی گئی ہے بلکہ ۱۹۹۱ء میں خریدی گئی تھی جس وقت نواب مگسی منسٹر تھے یہ اس زمانے کی ہے۔ دوسری یہ بات ہے کہ ان کی touring بھی ہوتی جیسا کہ میرے ساتھ میں گاڑی ہے وہ touring پر زیادہ چلتی ہے دوسرے کم چلتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: بہر صورت آپ اس کو reconsider کریں گے آئندہ۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): ابھی گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے کہ heavy vehical گاڑیاں خرید ہی نہیں رہی سیکریٹریز کو تو چھوڑو یہ basically Minister کے لئے خریدی گئی تھی لیکن بعد میں سیکریٹریز نے اس پر قبضہ کرلیا اور ہم نے بھی کہا ٹھیک ہے وہ چلاتے رہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تو آپ یہ وجوہات بیان کریں۔ سیکریٹری نے اس پر قبضہ کیا اور اس کے بچوں نے چلایا اور اس کے پیٹرول کا خرچہ بھی بڑھا اور اس کے repair کا خرچہ بھی بڑھایا ہے آپ دے دیں۔ explaination

جناب ڈپٹی اسپیکر: اگلا سوال عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ۶۷۳۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): جناب جیسا کہ میں نے اس دن مشکلات کا ذکر کیا تھا جیسے یہ تفصیل عبدالرحیم خان صاحب نے مانگی ہے تو اس کو بناتے وقت کافی ٹائم لگا اس لئے تمام اضلاع اور ڈویژن سے پوری تفصیل آنی ہے۔ کوئٹہ ڈویژن ایک اور ڈویژن کے پہنچ چکی ہے تو میں نے کہا کہ نامکمل ہے جیسے ہی دوسروں کی تفصیلات پہنچ جائیں گے تو آپ کے سامنے ہاؤس میں پیش کیا جائے گا۔ اس لئے اس کا جواب نہیں آیا یہ Automatically defer ہو جائے گا اور آئندہ اجلاس میں اس کو پیش کیا جائے گا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اگلا سوال جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: سوال نمبر ۶۷۴۔

عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): جناب جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے اگر کوئی ضمنی سوال ہو۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا اس میں انہوں نے جو جواب دیا ہے وزیر جیل خانہ جات نے کہ اس سال کے لئے ۹۹۔۱۹۹۸ء کے لئے یہ رقم برائے مرمت جیل جوڈیشل لاک اپ کے لئے منظور ہوئی۔ اب سوال کا دوسرا جز (ب) جب آپ دیکھیں گے۔ یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ اسکیم پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ تاریخ اشتہار ٹینڈر بمعہ نام ٹھیکیدار اور اس کام پر اب تک ادا شدہ رقم کی تفصیل کیا ہے یعنی انہوں نے جو تفصیل دی ہے اس کے بارے میں ہمارا سوال ہے کہ ان پراجیکٹس کا جس شکل میں ہیں خواہ وہ ترقیاتی غیر ترقیاتی۔ البتہ مرمت اس کی تفصیل ہمیں دی جائے لیکن انہوں نے (ب) میں جواب دیا ہے۔ یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے محکمہ ہذا میں مالی سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے ترقیاتی بجٹ سے کوئی اسکیم پراجیکٹ وغیرہ نہیں ہیں لہذا جواب نفی تصور فرمایا جائے جبکہ already وہ پراجیکٹ ہے۔ مرمت کا پراجیکٹ ہے میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ مرمت کے پراجیکٹ کا آپ نے اس میں کتنا کام کیا ہے کس ٹھیکیدار کو دیا ہے، کتنی payment آپ نے کی ہے

عبدالغفور کلمتی: جناب جو سوال الف میں کیا گیا ہے اس میں مرمت کے متعلق پوچھا گیا ہے مرمت کے متعلق جتنی بھی تفصیل ہے ہم نے دے دی ہے۔ جز (ب) میں پراجیکٹ کے متعلق پوچھا گیا ہے ہم نے اس کا جواب دیا ہے کہ ہمارے پاس کوئی پراجیکٹ نہیں ہے۔ اب اس میں یہ ہے کہ یہ کام محکمہ بی اینڈ آر کر رہا ہے اور کام کا ذمہ دار وہی ہوتا ہے ہمیں صرف اس کو بل بنا کر بھیج دیتے ہیں اس بل کو جیل خانہ جات والے payment کرتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تو آپ کی نظر میں یہ مرمت کوئی اسکیم نہیں ہے۔ کوئی پراجیکٹ نہیں ہے۔

عبدالغفور کلمتی: کوئی پراجیکٹ نہیں ہے۔ آپ نے repair کے بارے میں پوچھا تھا۔ ہم نے جواب دیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: repair کا تو میں نے پوچھا ہے repair کی مد میں آپ نے دیا۔ اب میں نے یہی بات (ب) جز میں پوچھا ہے کہ repair کی مد میں جو آپ کا ہے وہ اب تک آپ نے کتنا خرچہ کیا ہے؟

X ۶۲۴ عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکموں / اداروں میں جاری، نئے و مرمت اور دیگر اسکیموں / پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟ نیز ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مد میں کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے۔ اور ہر اسکیم / پراجیکٹ کیلئے مختص ترقیاتی وغیر ترقیاتی رقم کی علیحدہ علیحدہ اسکیم / پراجیکٹ اور ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ ہر اسکیم / پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ تاریخ، اشتہار / ٹینڈر بمعہ نام ٹھیکیدار (اگر ہوں) اور اس کام پر اب تک تنخواہوں اور دیگر ادا شدہ رقم کی تفصیل کیا ہے؟ نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام / اسکیم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے۔ اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) مالی سال ۹۸۔۱۹۹۷ء کے دوران شروع کئے گئے۔ محکمہ متعلقہ کے جاری، نئے اور مرمت و دیگر اسکیم / پراجیکٹ تکمیل کے کس مرحلے میں ہیں؟ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات):

(الف) مالی سال ۹۹۔۱۹۹۸ء میں محکمہ ہذا کو مبلغ =/۳۰،۰۹۸۲۰ روپے (تیس لاکھ نو ہزار آٹھ سو بیس) روپے صرف برائے مرمت جیل اور جوڈیشل لاک اپ کے لئے منظور ہوئے تھے۔ منظور شدہ رقم کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔	سینٹرل جیل مچھ	=/۶،۰۰،۰۰۰ روپے	(ضلع بولان)
۲۔	سینٹرل جیل مستونگ	=/۸۰،۰۰۰ روپے	(ضلع قلات)

۳۔	سینٹرل جیل خضدار	=/۵۸۰۰۰ روپے	(ضلع قلات)
۴۔	ڈسٹرکٹ کوئٹہ جیل	=/۷،۲۷،۲۵۰ روپے	(ضلع کوئٹہ)
۵۔	ڈسٹرکٹ جیل سبی	=/۲،۹۹۰۰۰ روپے	(ضلع سبی)
۶۔	ڈسٹرکٹ جیل ڈی ایم جمالی	=/۳،۰۶۰۰ روپے	(ضلع نصیر آباد)
۷۔	ڈسٹرکٹ جیل تربت	=/۱،۰۰،۰۰۰ روپے	(ضلع مکران)
۸۔	ڈسٹرکٹ جیل بیلہ	nil	(ضلع لورالائی)
۹۔	ڈسٹرکٹ جیل لورالائی	=/۳۳۷۰۰ روپے	(ضلع قلات)
۱۰۔	ڈسٹرکٹ جیل ژوب	=/۹۰،۰۰۰ روپے	(ضلع ژوب)
۱۱۔	جوڈیشل لاک اپ ڈیرہ اللہ یار	=/۱،۵۰۰۰۰ روپے	(ضلع جعفر آباد)
۱۲۔	جوڈیشل لاک اپ قلات	=/۸۰،۰۰۰ روپے	(ضلع قلات)
۱۳۔	جوڈیشل لاکواپ خاران	=/۵۰،۰۰۰ روپے	(ضلع خاران)
۱۴۔	جوڈیشل لاک اپ نوشکی	=/۳۷۳۰۰ روپے	(ضلع چاغی)
۱۵۔	جوڈیشل لاک اپ بارکھان	=/۸۸،۳۰۰ روپے	(ضلع بارکھان)
۱۶۔	دفتر آئی جی جیل خانہ جات کوئٹہ	=/۱،۰۰،۰۰۰ روپے	(ضلع کوئٹہ)

نیز غیر ترقیاتی بجٹ کا مرمت اور نئے اسکیم/ پروجیکٹ وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ چونکہ یہ بجٹ صرف تنخواہ اور کینٹجنٹ پر مشتمل ہے۔ نیز غیر ترقیاتی مد میں مبلغ =/۳،۵۶،۱۱،۳۳۰ روپے مختص کی گئی ہے۔

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے محکمہ ہذا میں مالی سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے ترقیاتی بجٹ سے کوئی اسکیم/ پروجیکٹ وغیرہ نہیں ہے۔ لہذا جواب نفی میں تصور فرمایا جائے۔

(ج) مالی سال ۹۸۔۱۹۹۷ء کے دوران محکمہ ہذا کو کوئی بھی ترقیاتی بجٹ مختص نہیں کی گئی ہے۔ لہذا کوئی مرمت اسکیم/ پراجیکٹ پر کام نہیں ہوا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: کہاں اشتہار دیا ہے کس کو آپ نے ٹھیکے پر دیا ہے۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): یہ محکمہ بی اینڈ آر کے ذریعے ہوتے ہیں اشتہار وہی دیتے ہیں اور ریپئر وہی کراتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں یہی عرض کر رہا ہوں آپ نے یہ تفصیل نہیں دی ہے جناب والا یہ تفصیل انہوں نے نہیں دی ہے۔ انہوں نے یہ دے دیا ہے کہ ہم نے جیل کی مرمت کا اب یہ مرمت جو ہے یہ کیا چیز ہے یہ پراجیکٹ ہے یا نہیں یہ اسکیم ہے یا نہیں یہ کام ہے یا نہیں ہم نے پوچھا ہے کہ آپ کے پاس کون سا کام ہے جو نیا کام ہوا اس کو آپ پراجیکٹ سمجھ رہے ہیں ہم نے تو اکیلے پراجیکٹ کا نہیں ہم نے کسی بھی اسکیم کا کسی بھی کام کا یہ ہے ہمارا سوال۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): (ب) جز میں ہم نے یہی دیا ہے کہ پراجیکٹ نہیں ہے ریپئر کے جتنے بھی ہیں وہ ہم نے الف میں جواب دیا ہے سارے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تو یہ تو پھر وزیراعلیٰ صاحب اس وضاحت with due respect کریں گے کہ یہ کیا ہے ریپئر۔

میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): جناب اسپیکر جو اصطلاح استعمال ہوتی ہیں جو کہ سمجھا جاتا ہے ہمارے صوبے پراجیکٹ عام طور پر عمومی طور پر ایک نیا پراجیکٹ کہلواتا ہے باقی ریپئر اور مینٹیننس وہ ان کے اپنے فنڈز ہوتے ہیں اسی سے اخراجات کرتے رہتے ہیں To mantain a building اسٹیبلشمنٹ۔ اس کی تفصیل دے دی گئی ہے اور وزیر موصوف نے یہ بھی کہہ دیا کہ جی سی اینڈ ڈبلیو والے کراتے ہیں ریپئر اینڈ مینٹیننس ان کا اپنا کوئی ایسا یونٹ نہیں ہے کہ یہ خود کراتے ہیں۔ ریپئر اینڈ مینٹیننس جیسے ایجوکیشن میں ہیلتھ میں اپنے ان کے یونٹس ہے ونگز ہے وہ کراتے ہیں ان کا وہ ونگ بھی نہیں ہے یہ صرف اخراجات جو مختص ہے جیل کے لئے یا لاک اپ کے لئے اس کے مطابق سی اینڈ ڈبلیو ٹینڈر کراتا ہے اس کی ریپئر مینٹیننس کراتا ہے پھر جیل خانہ جات والے اس کی پے منٹ کرتے ہیں جب وہ بل Put up کرتے ہیں لیکن اسی حد میں جو کہ مقرر کی گئی ہے اس مالی سال

کے دوران ریپئر اینڈ مینٹیننس کے لئے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: دیکھئے جناب یہاں ہم نے آپ کی اصطلاح کے حوالے سے پراجیکٹ کا لفظ چھوڑ کے اسکیم بھی ہے یا پراجیکٹ یعنی ہم نے تو کسی کام کا آپ سوال دیکھئے سوال (الف)، جز سوال (ب)، جز ہم نے کوئی بھی کام خواہ اس کو آپ جو بھی اصطلاح استعمال کرے کوئی کام جاری ہے نیا ہے مرمت ہے۔ کوئی بھی کام جو ہے اس کے بارے میں آپ سے پوچھا ہے کہ یہ آپ بتا دیں کہ یہ ایلوکیشن ہے اب ایلوکیشن کے بارے میں ہم نے پوچھا ہے کہ یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ ہر اسکیم یا پراجیکٹ میں آپ نے کون سا کام کیا ہے۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): ہمارے پاس نیا پراجیکٹ تو کوئی نہیں ہے یہ ریپئر کا ہے الف میں آپ نے جواب پوچھا ہے ہم نے جواب دے دیا ہے ہمارے پاس نہ لوگ کوئی تنخواہ دیتا ہے نہ کچھ کرتے ہیں بلکہ سی اینڈ ڈبلیو کے ذریعے سے یہ کام ہم کراتے ہیں اور سی اینڈ ڈبلیو سے آپ اگر چاہتے ہیں کہ کتنا فیصد کام ہوا ہے۔ پوچھ کے آپ کو اگلے سیشن میں بتا دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہم آپ سے یہ پوچھتے ہیں کہ یہ جو کام آپ کے ہیں آپ کے وہ کام آپ نے کیے ہیں یا نہیں اور اگر کیے ہیں کس ٹھیکیدار کو دیئے ہیں اگر کیے ہیں تو کتنا فیصد مکمل ہے۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): یہ ابھی تک مکمل نہیں ہوا ہے چل رہے ہیں کیونکہ فنڈز جو لیٹ ریلیز ہوئے تھے اس لئے یہ کام ابھی تک چل رہے ہیں جو کام کا فیصد مانگتے ہیں ہم سی اینڈ ڈبلیو سے پتہ کر کے آپ کو بتا دیں گے کہ کتنے فیصد کام ہوا ہے، کتنا رہتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں یعنی ابھی جو بھی کام ہے۔ آپ کو یہ لکھنا چاہئے کہ یہ کام چل رہے ہیں اور اتنا ہم نے پے منٹ کیا ہے اور فلاں ٹھیکیدار ہے۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): آپ کو یہ سارا پے منٹ

payment اور ٹھیکیدار کی تفصیل مہیا کی جائے گی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ ایسا نہ کریں کہ سوالوں کو اس طرح Avide کریں۔ہم نے کہہ دیا کہ اسکیم ہے پراجیکٹ ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر ایک ضمنی سوال ہے ان جیلوں کی مرمت کے لئے دیکھا جائے تو مختلف جیلوں کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے۔لاکھوں میں دی گئی ہے اور کسی کو ہزاروں میں وزیر موصوف اس کی وجہ بتاسکیں گے کہ سینٹرل جیل مچھ کو چھ لاکھ روپے دیے گئے ہیں جبکہ آپ کے سینٹرل جیل مستونگ کو ۸۰ ہزار دیے گئے ہیں۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): یہ کام کے مطابق ہوتا ہے جو سی اینڈ ڈبلیو اسٹیمنٹ بنا دیتا ہے کہ جس جیل میں جتنا کام چاہئے ہوتا ہے اسی کے مطابق اسٹیمٹ بنتا ہے ابھی اگر اس جیل میں ۸۰ ہزار روپے کا کام ہے تو اس پر ۸ لاکھ تو خرچ نہیں کیا جاسکتا ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: وزیر موصوف نے کہا کہ جس طرح کا کام ہوتا ہے اس کے مطابق اور بیلہ ڈسٹرکٹ جیل میں ان کے مطابق کوئی کام نہیں ہے کیا وزیر موصوف مجھے بتاسکیں گی کہ انہوں نے خود جیلوں کی Visit کی ہے یا مستقبل میں خدانخواستہ ان کا ارادہ ہے جیلوں کی Visit کرنے کا۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): بیلہ چونکہ ختم ہے اس لئے اس کے ریپئر میں کوئی فائدہ نہیں ہے نیا جیل وہاں پر بن رہا ہے۔گڈانی میں اس پر کام ابھی شروع ہے اور وہ نیا جیل بنے گا اس لئے بیلہ جیل جو ہے اس کی ریپئر کی ضرورت نہیں تھی اس لئے وہاں پر رقم خرچ نہیں کی گئی ہے اور جیلوں کے visit کے لئے انشاء اللہ ہم جائیں گے اگر آپ کا کوئی بندہ ساتھ جانا چاہتا ہے تو اس کو بھی ساتھ لے جائیں گے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر ابھی انہوں نے بتایا کہ نیا پروجیکٹ کوئی نہیں ہے جس وقت ہمارے آنریبل ممبر نے بتایا وہ کہتا ہے کوئی پراجیکٹ نہیں ہے ابھی خود کہہ رہے ہیں کہ ایک نیا پراجیکٹ بن رہا ہے بیلہ جیل کی گڈانی کے نام سے تو وہ پراجیکٹ کس کے ذمہ ہے

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): اس کا تو آپ کو سب سے زیادہ علم ہوگا کہ وہ پراجیکٹ جیل خانہ جات کا نہیں ہے بلکہ گڈانی جو ہے گڈانی کے پیسوں سے اور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے حکم سے جو ہے گڈانی کے پیسے لے کر وہ بنایا جارہا ہے۔ مجھ سے تو آپ کو زیادہ علم ہے آپ نے خود اس کو کیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ نے یہاں بتایا خواہ وہ جس کے پیسوں سے ہیں جس کے حکم پر ہے یعنی محکمے کی حیثیت سے آپ اس کے انچارج ہیں یہ آپ کی ذمہ داری ہے آپ نے کیوں نہیں دیا ہے یہاں۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): وہ جب جیل بنا کے ہمارے حوالے کریں گے پھر محکمے میں آجائے گا ابھی تک تو ہمارے پاس نہیں آیا ہے میں نے تو اختر صاحب کی اطلاع کے لئے یہ کہا کہ بیلہ جیل پر اس لئے پیسے خرچ نہیں کئے گئے کہ وہاں پر ایک نیا جیل گڈانی میں بن رہا ہے اور وہ جیل جب بنے گا تیار ہوگا پھر جیل خانہ جات کے پاس آئے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی اگلا سوال۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: سوال نمبر ۶۵۸۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہاں جناب وہ باقی ڈیٹیل کا زیادہ موقع نہیں مل سکا لیکن خیر۔ یہ ہمارا سوال ہے کہ آپ نے اخبارات میں اشتہار دیا ان سروسز کے لئے ان کا جو جواب ہے وہ بڑا دلچسپ ہے انہوں نے جناب والا دو اخباروں میں ایڈورٹائزمنٹ دی ہے ایک اخبار کا نام آفتاب ہے کوئٹہ اور دوسرے اخبار کا نام ہے دنیا یعنی اب ہم یہ آپ سے پوچھیں گے کہ آپ سے پوچھیں گے کہ آپ کوئٹہ کے جو اہم اخبار ہیں ان میں آپ نے کوئی ایڈورٹائزمنٹ نہیں دی۔ آفتاب تو میرے خیال سے اس ہاؤس میں آنریبل ممبرز نے بہت کم جانتے ہونگے البتہ یہ دنیا شام کا اخبار ہے تو یہ جو ہے تو کیا یہ Dues of the process of law نہیں ہے یہاں قانون کا ایک قسم کی توہین

نہیں کر رہے ہیں کہ آپ کا جو قاعدہ ہے اور اس قاعدے کو ایسے مسخ کرکے آپ نے دوسرے اخباروں میں کیوں نہیں دیا ہے۔

۱۵۸X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تاحال محکمہ متعلقہ میں جن مختلف آسامیوں پر بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ان تمام آسامیوں کی تفصیل بمعہ گریڈ مطلوبہ ضلع رہائش تعلیمی تکمانہ ودیگر تربیتی کورسز ودیگر مطلوبہ اہلیت، تاریخ اشتہار بمعہ نام اخبار کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کے لئے وقت مقررہ کے اندر یا بعد میں درخواست دہندہ امیدواروں کے نام بمعہ ولدیت، پتہ، ضلع، رہائش، تاریخ درخواست مطلوبہ تعلیمی قابلیت، تکمانہ ودیگر کورسز نیز تاریخ ومقام انٹرویو اور حاکم/انٹرویو کنندہ کمیٹی کی ریمارکس کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تاحال مذکورہ بالا امیدواروں میں سے مذکورہ اسامیوں پر بھرتی کردہ امیدواروں کے نام بمعہ ولدیت، پتہ، ضلع رہائش، تاریخ درخواست تعلیمی اہلیت تکمانہ ودیگر تربیتی کورسز کی تفصیل، نیز تاریخ انٹرویو حاکم/انٹرویو کنندہ کمیٹی، تاریخ بھرتی گریڈ اور حاکم بھرتی کنندہ کی ضلع وار تفصیل بھی جائے۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات):

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۸ء تاحال محکمہ ہذا میں جن جن اسامیوں کے لئے درخواستیں طلب کی گئی تھیں ان اخبارات کی فوٹو کاپیاں لف ازاں ہیں۔ان اسامیوں کی تفصیل بمعہ گریڈ ضلع رہائش، تاریخ اشتہار بمعہ اشتہارات اخبار کی تفصیل ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) مندرجہ بالا امیدواروں کے نام بمعہ ولدیت، رہائش، تاریخ، قابلیت کی تفصیل کی کاپیاں اور کمیٹی کے ریمارکس/سفارشات کی کاپیاں بھی ضخیم ہیں۔لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس میں ضمنی سوال ہے ان کا جواب بڑا دلچسپ ہے ایک اخبار ہے

جس میں اشتہار ہے وہ ''آفتاب'' ہے اور ''دنیا'' ہے دنیا شام کا اخبار ہے تو یہ ہے، کیا یہ قانون کی ایک قسم کی آپ توہین نہیں کر رہے ہیں کہ آپ کا جو قاعدہ ہے اس کو مسخ کر کے اور لوگوں کو دھوکہ دیا اور دوسرے اخباروں میں آپ نے یہ کیوں نہیں دیا۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): اس کا یہ ہے کہ ہم خود جیل خانہ جات والے خود اخبار میں نہیں دیتے ہیں وہ انفارمیشن کے محکمے کو بھیجتے ہیں یہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کا کام ہوتا ہے کہ وہ کس کس اخبار کو جاری کرتا ہے۔ اخبار کے نمبر کے مطابق وہ اشتہار دیتے ہیں تو اسی لئے انفارمیشن والوں نے جن دو اخبار میں دیئے ہیں شاید اس وقت فنڈ نہیں دیئے بڑے اخباروں کا زیادہ خرچہ ہوتا تھا اس لئے نہیں دیا گیا کوئی ایسی وجہ ہوگی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اس کی وضاحت ہونی چاہیئے۔ یہ بڑی بات ہے زیادتی ہے ٹرانسپیرنسی transparancy کے نام پر آپ نے ایسا کام کیا ہے؟

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): کوئی وجہ ہے دنیا والوں نے اس پر ہڑتال بھی کی تھی کہ ہمیں اشتہار دے دو شاید اس دن اس کا نمبر آ گیا تھا یہ اس کو دے دیا گیا تھا۔

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر): دنیا والوں نے ہڑتال کی تھی کہ ہمیں اشتہار دے دو۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ ٹرانسپیرنسی کے خلاف ہیں اس کا دوبارہ اشتہار ہونا چاہیئے۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر جیل خانہ جات): ہم پوچھ لیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس کو دوبارہ بڑے اخباروں اور معروف اخباروں میں دیا جائے۔ ان اخبار میں دیں جن کو لوگوں کی زیادہ اکثریت پڑھتی ہے اس میں دیں۔ امیدوار پڑھتے ہیں

ڈاکٹر تارا چند: جناب اسپیکر موصوف وزیر صاحب غلط بیانی کر رہے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے، اتنا سارا بجٹ ہے ان کے محکمے میں۔ اور یہی وجہ دینا کہ بجٹ نہیں ہے کہ ہم نے چھوٹے اخباروں میں دیا ہے۔ اپنا کام چلایا ہے آپ انصاف کریں آپ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اتنی بڑی غلط بیانی اس فلور پر یہ بے ایمانی کر رہے ہیں؛